قرار دادِ اجلاسِ منصورہ، لاہور

ادارہ

۱۱ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ، ۳ جنوری ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ سہ پہر ۳ بجے منصورہ لاہور میں سانحہ پشاور اور اس کے بعد پیش آنے والی صورت حال پر غور و فکر اور مشاورت کے حوالے سے اہل علم حضرات کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی۔

شرکاء اجلاس:......مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب، مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، مولانا عبد المالک صاحب، مولانا یاسین ظفر صاحب، مولانا غلام محمد سیالوی صاحب، صاحبزادہ عبد المصطفیٰ ہزاروی صاحب۔

اس کے بعد قائدین جماعت اسلامی محترم سراج الحق صاحب، حافظ محمد ادریس صاحب، لیاقت بلوچ صاحب، فرید احمد پراچہ صاحب کے ہمراہ اجلاس ہوا۔ اس موقع پر متفقہ طور پر جو قرار داد پیش کی گئی وہ ذیل میں پیش ہے:

اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کا یہ نمائندہ اجلاس سانحہ پشاور کی شدید مذمت کرتا ہے اور سانحے میں شہید ہونے والے بے قصور بچوں سمیت تمام شہداء کی بلندیٔ درجات اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ اجلاس تمام سوگوار خاندانوں اور لواحقین کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لیے صبر جمیل اور اجر عظیم کی دعا کرتا ہے۔ اجلاس سانحہ پشاور اور اس سے پہلے ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات کو اسلام اور انسانیت کے خلاف بھیانک جرم سمجھتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ بے قصور اور بے گناہ شہریوں کا قتل 'فساد فی الارض' ہے، جبکہ دہشت گردی کے

خلاف اسلام کی تعلیمات نہایت واضح ہیں۔ اسلام حالت جنگ میں بھی کفار کے بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور غیر متحارب شہریوں پر ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا۔

اجلاس ہر طرح کی دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے، خواہ یہ دہشت گردی انفرادی ہو یا اجتماعی، گروہی ہو یا ریاستی، اس کا اسلام اور انسانیت سے کوئی تعلق نہیں۔

اجلاس دہشت گردی کو مذہب اور دینی مدارس کے ساتھ بریکٹ کرنے کی بھی مذمت کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ یہ مذہب کو بدنام کرنے کے لیے لادین عناصر اور عالمی استعماری اور صیہونی قوتوں کا طے شدہ منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ مدارس دینیہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کے مراکز اور اسلام کے قلعے ہیں۔ مساجد و مدارس دینیہ اسی شعار اور دینی نصاب کے ساتھ اس خطے میں صدیوں سے جاری ہیں اور یہ دینی تعلیمات، اسلامی اقدار، قرآن وسنت کی تعلیم و تعلم و ابلاغ، اسلامی اخوت کے فروغ اور دینی آگہی فراہم کرنے کے مراکز ہیں۔ مدارس دینیہ کے پانچ امتحانی بورڈز اور ان کی مشترکہ تنظیم "اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان" نے ہمیشہ مدارس میں اصلاح وارتقاء کی ازخود کوششیں کی ہیں۔

مدارس دینیہ کا نصاب قرآن وحدیث پر مشتمل ہے اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ مدارس نے ازخود نصاب میں کئی ترامیم واضافے کیے ہیں اور اکثر اداروں میں عصری علوم اور کمپیوٹر کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ مدارس کا دہشت گردی یا انتہاء پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دہشت گردی میں ملوث جن افراد پر دہشت گردی کے الزامات لگتے ہیں یا جنہیں عدالتوں سے سزائیں دی گئی ہیں، ان میں سے بہت کم کا تعلق مدارس دینیہ سے ہے، جس طرح ہاورڈ، آکسفورڈ اور ملکی یونی ورسٹیوں یا ماضی میں افواج سے تعلق رکھنے والے کسی بھی فرد یا افراد کی دہشت گردی کی ذمہ داری ان اداروں پر نہیں ڈالی جاسکتی، اسی طرح ماضی میں کسی مدرسے سے تعلق رکھنے والے کسی فرد یا کسی ایک واقعہ کی بنیاد پر تمام مدارس دینیہ کے خلاف مہم یا پراپیگنڈہ کا بھی کوئی جواز نہیں ہے۔

اجلاس واضح کرتا ہے کہ اکثر مدارس پہلے سے ہی رجسٹرڈ ہیں اور ہم مدارس کی رجسٹریشن کو قبول ہی نہیں کرتے بلکہ اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اس کے لیے حکومت اور مدارس کے درمیان طے شدہ فارمولے کے مطابق عمل درآمد چاہتے ہیں۔

مدارس دینیہ کی سرپرستی پاکستان کے عوام اور مخیر حضرات کرتے ہیں۔ مدارس دینیہ کے حسابات واضح ہیں اور باقاعدہ آڈٹ ہوتے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت اور حکومتی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ تمام مدارس کے خلاف پراپیگنڈہ کے سلسلے کو ختم کروائے۔ اگر حکومتی اداروں کے علم میں ایسے کوئی مدارس ہیں جہاں دہشت گردی کی تعلیم یا تربیت دی جاتی ہے تو انہیں بے نقاب کیا جائے اور ان کی فہرست جاری کی جائے اور اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے علم میں لایا جائے۔ ان کے

خلاف سخت ترین قانونی اقدامات عمل میں لائے جائیں، اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان حکومت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کے لیے تیار ہے۔

یہ اجلاس دینی مدارس کے خلاف جھوٹے، بے بنیاد پراپیگنڈہ اور عالمی ایجنڈے کو مسترد کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ اس طرح کی غیر قانونی اور غیر اخلاقی مہم جوئی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور دہشت گردی کے واقعات کی آڑ میں مساجد و مدارس پر ناروا پابندیوں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

اجلاس واضح کرتا ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا، آئین کے مطابق پاکستان 'اسلامی جمہوریہ' ہے اور اسلام ہماری سرکاری مذہب ہے۔ قرارداد مقاصد آئین کا مستقل حصہ ہے اور آئین کے لحاظ سے دینی تعلیمات اور عربی زبان کا فروغ اور اسلامی معاشرے کی تشکیل ریاست کی ذمہ داری ہے اور قرآن و سنت کے منافی کوئی قانون سازی نہیں ہوسکتی۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ پاکستان کو اسلامی اور فلاحی ریاست بنانے کی جدوجہد جاری رہے گی اور اگر پاکستان کو اسلام کی منزل سے دور ہٹانے کی کوئی کوشش یا سازش ہوئی تو کروڑوں فرزندانِ توحید اسلام و پاکستان کے تحفظ کے لیے جان کی بازی لگا دیں گے۔

ہم دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے پاکستان کی پارلیمانی سیاسی جماعتوں اور مسلح افواج کے متفقہ آئینی و قانونی منصوبے کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور اس کی پُرزور تائید کرتے ہیں کیوں کہ یہ ملک و قوم کی داخلی سلامتی، امن و امان کے قیام اور ملک کی بقا و استحکام لازمی تقاضہ ہے۔

☆......☆......☆

توضیحات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے: "فیما مضی یکرہ"، یعنی پچھلے زمانہ میں مال و دولت کو ناپسند کیا جاتا تھا، مؤمن اور متقی حضرات مال کو مکروہ سمجھتے تھے، کیوں کہ عام ماحول زہد و تقویٰ کا تھا، لوگ غریب و فقیر کو ذلیل و فقیر نہیں سمجھتے تھے، مالی کمزوری کی وجہ سے اس کے ایمان کو تباہ نہیں کرتے تھے، تیز بادشاہ اور حکمران بھی اچھے ہوتے تھے، جو غریب کو سنبھالا دیتے تھے، اس لیے لوگ مال و دولت اکٹھا نہیں کرتے تھے اور اکٹھا کرنے کو معیوب سمجھتے تھے، مگر اب معاملہ اس کے برعکس ہے کہ غریب و فقیر آدمی کو معاشرہ میں ذلیل و حقیر سمجھتے ہیں اور پیسے کی بنیاد پر اس کے ایمان کو خریدا جاتا ہے، نیز! حکمران بھی خیر خواہ نہیں رہے، تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ غریب آدمی مالداروں اور حکمرانوں کا دستِ نگر اور دست و پا بن جائے گا، اور ان کے ہاتھ صاف کرنے اور میل کچیل صاف کرنے کے لیے تولیہ اور رومال بن جائے گا۔

پھر مزید لکھا ہے: جس شخص کے پاس اس مال میں سے کچھ بھی ہو وہ اس کی اصلاح کرے، مطلب یہ کہ تھوڑا پیسہ بھی ہو تو اس کو کسی کاروبار میں لگا دے یہ اس کی ترقی و بڑھوتری ہے، یا پھر اصلاح کا مطلب یہ ہے کہ اس کو قناعت کے ساتھ خرچ کرے، اسراف نہ کرے۔ (۳۷۵/۷، مکتبہ عصریہ، کراچی)